قسطوں کے کاروبار سے متعلق چند مسائل کا حکم

سوال

1۔ میرا موٹر سائیکلوں (نئے اور استعمال شدہ) کا قسطوں کا کاروبار ہے ۔ ایک دفعہ ایک بندے سے میں نے ایک استعمال شدہ موٹر سائیکل چالیس ہزار میں خریدی، ایک مہینے میں اس کی گاڑی نہیں بکی، ایک مہینے کے بعد وہی بندہ موٹر سائکل خریدنے آیا۔ لیکن میرے پاس وہی گاڑی کھڑی تھی اور وہی گاڑی اس نے ساٹھ ہزار میں قسطوں پر خریدی ۔

2۔ ایک بندے کو استعمال شدہ موٹر سائیکل چاہیے تھا، لیکن میرے پاس نہیں تھا، اس بندے کو اپنے کسی جاننے والے کے پاس موٹر سائیکل پسند تھا، لیکن وہ نقد پر بیچ رہا تھا۔ 25 ہزار میں اس نے فائنل کیا تھا، وہ اس بندے کو میرے پاس لایا ۔ اور میں نے اس بندے کو 25 ہزار نقد دیے، اور 35 ہزار پر قسطوں پر اس بندے پر فروخت کیا۔

3۔ بعض اوقات کسی بندے کو بازار سے فریج وغیرہ چاہیے، میں بازار سے خود جاکر ان کے لیے خریدتا ہوں اور اس بندے پر مناسب نفع پر قسطوں پر فروخت کرتا ہوں ۔

4۔ بعض اوقات کسی بندے کو کوئی کو دوسرا سامان یا بلڈنگ میٹریل چاہیے تو سٹاک والے سے خرید کر 30٪ منافع لگا کر اس بندے پر قسطوں پر فروخت کرتا ہوں ۔

5۔ کسی کاروباری شخص کے لیے اپنی پروڈکٹس پر فکس منافع تعین کرنا، جیسا کہ ہر چیز کی قیمت خرید پر 10 % منافع لگا کر جیسا کہ 100 پر خرید کر 110 پہ فروخت کرنا۔ چاہے نقد پہ ہو یا ادھار پر، کیا یہ جائز ہے؟ (ان ساری صورتوں میں اگر کوئی بندہ ایک سال یا کم یا زیادہ تک بھی پیسے لیٹ کرے تو کوئی اضافی رقم وغیرہ وصول نہیں کرتا ہوں)

جواب

جواب سے پہلے بطورِ تمہید چند باتیں ملاحظہ ہوں:

1۔ ہر شخص کے لیے اپنی مملوکہ چیز کو اصل قیمت میں کمی زیادتی کے ساتھ نقد اور ادھار دونوں طرح فروخت کرنے کا اختیار ہوتا ہے، اور جس طرح ادھار پر سامان فروخت کرنے والا اپنے سامان کی قیمت یک مشت وصول کر سکتا ہے، اسی طرح اس کو یہ بھی اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس رقم کو قسط وار وصول کرے، اسے اصطلاح میں "بیع بالتقسیط" یعنی قسطوں پر خرید و فروخت کہتے ہیں۔

2۔ قسطوں پر خرید و فروخت میں درج ذیل شرائط کا لحاظ اور رعایت کرنا ضروری ہے:

قسط کی رقم متعین ہو، مدت متعین ہو، معاملہ متعین ہو کہ نقد کا معاملہ کیا جا رہا ہے یا ادھار، اور عقد کے وقت مجموعی قیمت مقرر ہو، اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ کسی قسط کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں اس میں اضافہ (جرمانہ) وصول نہ کیا جائے، اور جلد ادائیگی کی صورت میں قیمت کی کمی عقد میں مشروط نہ ہو۔ اگر بوقتِ عقد یہ شرط ہوگی تو پورا معاملہ ہی فاسد ہو جائے گا، ان شرائط کی رعایت کے ساتھ قسطوں پر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔

3۔ کسی بھی چیز کو اپنی ملکیت میں آنے سے پہلے آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح کسی بھی منقولی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

اب آپ کے سوالات کے جوابات ترتیب وار درج ذیل ہیں:

1۔ ۔ اگر آپ نے چالیس ہزار میں موٹر سائیکل خرید کر اس پر قبضہ کرلیا تھا، اور چالیس ہزار روپے اس کے مالک کو ادا کردیے تھے، تو ایک معاملہ ختم ہوگیا۔ اب اگر اس کے بعد (اتفاقاً) اسی شخص کو آپ قسطوں پر 60 ہزار روپے میں وہی موٹر سائیکل فروخت کردیں تو یہ جائز ہے۔ اگر قیمت پوری ادا نہیں کی تھی تو بیچنا درست نہیں تھا۔

2۔ ۔ اس صورت میں پہلے آپ موٹر سائیکل کے مالک سے سودا کرکے اس سے موٹر سائیکل خرید لیں اور پھر موٹر سائیکل پر خود یا اپنے وکیل کے ذریعہ قبضہ کرلیں اور اس کے بعد اس پر منافع رکھ کر قسطوں پر ماقبل میں ذکر کردہ شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے فروخت کردیں تو یہ جائز ہے۔

3/4۔ ۔ فریج وغیرہ پر قبضہ کرنے کے بعد اور ماقبل کی شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے آگے نفع پر بیچنا جائز ہے۔

5۔ ۔ عقد کے وقت خریدنے والے کے سامنے قیمت متعین کردی جائے تو یہ جائز ہے، یعنی یہ مبہم بات نہ ہو کہ یہ چیز جتنے میں میں نے خریدی ہے اس پر دس فیصد منافع کے ساتھ آپ کو فروخت کروں، بلکہ یا قیمتِ خرید بتا کر دس فیصد منافع بتایا جائے یا خود ہی مالک منافع رکھ کر خریدار کو یہی قیمت بتائے تو یہ جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 144104200197

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن